| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی پیر مسجد میں گدھی سے بدفعلی کرتے ہیں

ساجد خان نقشبندی

قارئین کرام آج جو واقعہ میں آپ کے سامنے نقل کرنے جارہا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ رضاخانی مذہب کس قدر غلیظ مذہب ہے اس مذہب کا شمس العارفین نوراللہ حسن شاہ بخاری اپنی کتاب میں ایک واقعہ نقل کرتا ہے کہ:

حضرت غوث علی شاہ صاحب پانی پتی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارے پیرومرشد حضرت میر اعظم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قصبہ مہم سے دہلی کو واپس آتے ہوئے اثنائے راہ میں ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں گاڑی ٹھیرادی تاکہ ذرا آرام لیکر اور نماز ظہر پڑھ کر بعد فرو ہونے تمازت آفتاب کے آگے کو چلیں تھوڑی دیر بعد ایک فقیر صاحب وارد ہوئے ہم نے روٹی پانی کی تواضع کی۔ کھاپی کر وہ بھی سو گئے اور ہم بھی۔ جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری گاڑی ایک سرائے میں کھڑی ہے بیل گھاس کھارہے ہیں بھٹیاری کھانا پکارہی ہے اور فقیر صاحب پڑے سوتے ہیں ہماری حالت سکتہ کی سی ہوگئی کہ الٰہی یہ کیسی سرائے اور کونسا شہر ہے؟ اور ہم یہاں کیونکر پہنچے؟ بھٹیاری سے دریافت کیا کہ اس شہر کا نام کیا ہے؟ کہا ہ ''حیرت آفزا'' پوچھا کہ ارے نیک بخت! یہ سرائے کس کی ہے؟ کہا کہ انہی فقیر صاحب کی اور جتنے روز تم یہاں ٹھرو گے سب خرچ بھی ان کے ذمہ ہے۔ آٹھ روز تک ہم اسی شہر میں رہے نہ اس کی ابتداء معلوم ہوئی نہ انتہا۔ حقیقت میں وہ شہر حیرت افزا تھا۔ آدمی وہاں کے نیک سیرت، پاکیزہ صورت، مرفع حال مکانات خوش قطع اور مصفا، اشیاء رنگارنگ موجود، بازار نہایت مکلّف و پر بہار جدھر جاتے صورت تصویر بن جاتے۔ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی اسلام کا زور وشور پایا ہر شخص کہ یاد خدا میں مشغول دیکھا۔ قال اللہ وقال الرسول کے سوا کچھ ذکر نہ تھا۔ غرض آٹھویں رات کو جب ہم سوکر اٹھے تو گاڑی اسی درخت کے تلے کھڑی ہے اور وہی وقت ہے۔ فقیر صاحب بھی سوتے ہیں۔ ہم نماز پڑھ کر روانہ ہوئے۔ فقیر صاحب بھی ہمارے ساتھ ہولئے۔ راستہ میں جس شخص سے پوچھا وہی تاریخ وہی دن وہی مہینہ بتلایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ یہ آٹھ دن کہاں گئے۔ آخر بہادرگڑھ پہنچے وہاں ایک مکان میں ٹھیرے۔ فقیر صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز عشاء ہماری روٹی اسی مسجد میں لے آنا۔

جب ہم روٹی لے کر مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں۔ میں نے منہ پھیر لیا۔ پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں،

بعد فراغت کھانا کھایا باتیں کرنے لگے۔ جب آدھی رات گئی تو فرمایا کہ شہر کے دھوبی کپڑے دھورہے ہیں جاو ہمارا لنگوٹ دھلوالاؤ۔ میں نے کہا کہ حضرت! آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر بعد اس وقت کون کپڑے دھوتا ہوگا؟ فرمایا ذرا تم لے تو جاؤ میں چلا اور

شہر کے دروازے سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ دو گھڑی دن چڑھا ہے اور دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں جب دروازے کے اندر آتا ہوں تو نصف شب معلوم ہوتی ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو ہی دو گھڑی دن چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔غرض دھوبیوں کے پاس پہنچے۔ایک دھوبی نے کہالاؤمیاں صاحب کا لنگوٹ دھودوں۔اس نے دھویا صاف کیا دھوپ میں سوکھا کہ حوالہ کیا۔میاں صاحب کی خدمت میں لے آیا۔مجھ کو ان باتوں کا نہایت تعجب تھا۔فرمایا کہ

تعجب نہ کرو یہ بھان متی کا سانگ ہے۔اور ایسی شعبدے ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن فقیری کچھ اور ہی چیز ہے۔ان باتوں کا خیال مت کرو۔

صبح کے وقت ہم دہلی کو روانہ ہوئے اور وہ فقیر صاحب غائب ہوگئے ۔جب ہم دہلی میں پہنچے تو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔انھوں نے فرمایا کہ **وہ شخص خضر وقت یا ابوالوقت تھا۔**

﴿الانسان فی القرآن،ص۲۵۳،۲۵۴،۲۵۵،از نورالحسن شاہ بخاری،مطبوعہ گوجرانوالہ﴾

حضرات! اس شیطانی حکایت کو پڑھنے کے بعد تو انسان یہ تسلیم کرنے کے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ رضاخانی مذہب میں نماز جیسی اہم عبادت میں پاکیزگی بالکل شرط نہیں اور رضاخانی پیر پہلے وضو کرتے ہیں پھر گدھی سے بدفعلی کرتے ہیں پھر فورا بعد نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔رضاخانیوں تمھیں حیا نہیں آتی کہ اس شخص کو تم خضر وقت کہہ رہے ہو جو مسجد جیسی مقدس جگہ میں ایک گدھی کے ساتھ منہ کالا کرتا ہے۔۔۔؟؟؟ قارئین کرام آج جو آئے دن آپ کو مزارات پر عورتوں کے ساتھ زیادتیوں کے واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں وہ اسی ''ولایت'' کا شاخسانہ ہے رضاخانی مذہب میں جو شخص جتنا بڑا زانی ۔۔اغلام باز ۔۔شرابی کبابی ہوگا اتنا ہی بڑا ولی ہے۔۔رضاخانیوں کی جہالت تو دیکھیں کہ پیر صاحب مرید کو کہتے ہیں کہ ''تعجب مت کرو ایسے شعبدے ہم بہت دکھلا سکتے ہیں'' تو معلوم ہوا کہ رضاخانی پیرو مولویوں کی اکثریت شعبدہ باز ہوتی ہے، رضاخانی پیر، مجدد، امام، حکیم الامت، غزالی زماں، وغیرہ وغیرہ سب سے پہلے اس شیطان تصوف پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں اور عبادت گاہوں میں گدھیوں کے ساتھ منہ کالا کرتے ہیں اس کے بعد لوگوں کو گمراہ کرنے کا دھندا چلاتے ہیں ۔۔پھر یہ عجیب مذہب ہے کہ جس میں گدھی سے بدفعلی کرنے کے لئے بھی باوضو ہونا ضروری ہے اور نماز ناپاکی کی حالت میں پڑھتے ہیں۔

ہم ایسے مذہب سے بیزار ہیں حکایت میں مذکور پیر صاحب واقعی احمد رضا خان کے مظہر اتم ہیں ہم بریلویوں کو بھی مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ وہ ایسے گھٹیا اور گندے مذہب پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیں۔

قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا

الانسان فی القرآن

یعنی

قرآن کی روشنی میں انسان کے مختلف حالات اور مقامات

از ارشادات

سراج السالکین شمس العارفین حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب قدس سرہ

ساکن حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

بحسن سعی

صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

برزخ اور اس کا اصل ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ مظہر العجائب والغرائب شاہِ ولایت، محبت کے پھول، محرم اصل الاصول نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا ہی اچھی تعلیم فرمائی ہے کہ فِکْرُکَ فِیْکَ یَکْفِیْکَ۔ گو ایک حد تک سعی انسان بتوفیق الٰہی ہے لیکن مدارج دینی و دنیوی عنایت الٰہی سے وابستہ ہیں جن کا انحصار محض فضل ایزد متعال ذوالجلال والاکرام پر ہے۔

حکایت: (از تذکرہ غوثیہ)

حضرت غوث علی شاہ صاحب پانی پتی قدس سرّہٗ نے فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت میر اعظم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قصبہ ہم سے دہلی کو واپس آتے ہوئے اثنائے راہ میں ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں گاڑی ٹھیرا دی تاکہ ذرا آرام لے کر اور نماز ظہر پڑھ کر بعد فرو ہونے تمازت آفتاب کے آگے کو چلیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک فقیر صاحب وارد ہوئے۔ ہم نے روٹی پانی کی تواضع کی۔ کھا پی کر وہ بھی سو گئے اور ہم بھی۔ جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری گاڑی ایک سرائے میں کھڑی ہے۔ بیل گھاس کھا رہے ہیں، بھٹیاری کھانا پکا رہی ہے اور فقیر صاحب پڑے سوتے ہیں۔ ہماری حالت سکتہ کی سی ہو گئی کہ الٰہی! یہ کیسی سرائے اور کونسا شہر ہے؟ اور ہم یہاں کیونکر پہنچے؟ بھٹیاری سے دریافت کیا کہ "اس شہر کا نام کیا ہے"؟ کہا کہ "حیرت افزا"۔ پوچھا کہ "ارے نیک بخت! یہ سرائے کس کی ہے"؟ کہا کہ "انہی فقیر صاحب کی، اور جتنے روز تم یہاں ٹھیرو گے، سب خرچ بھی ان کے ذمہ ہے"۔ آٹھ روز تک ہم اسی شہر میں رہے، نہ اس کی ابتدا معلوم ہوئی نہ انتہا۔ حقیقت میں وہ شہر حیرت افزا تھا۔ آدمی وہاں کے نیک سیرت، پاکیزہ صورت، مرفع حال،

مکانات خوش قطع اور مصفا، اشیاء رنگا رنگ موجود، بازار نہایت مکلف و پر بہار، جلد طرفہ جائے صورت تصویر بن جاتے۔ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی، اسلام کا زور و شور پایا، ہر شخص کو یادِ خدا میں مشغول دیکھا۔ قال اللہ و قال الرسول کے سوا کچھ ذکر نہ تھا۔ غرض آٹھویں رات کو جب ہم سو کر اٹھے تو گاڑی اسی درخت کے تلے کھڑی ہے اور وہی وقت ہے، فقیر صاحب بھی سوتے ہیں۔ ہم نماز پڑھ کر روانہ ہوئے۔ فقیر صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو لیے۔ راستہ میں جس شخص سے پوچھا وہی تاریخ وہی دن وہی مہینہ بتلایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ یہ آٹھ دن کہاں گئے۔ آخر بہادر گڑھ پہنچے، وہاں ایک مکان میں ٹھیرے۔ فقیر صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز عشا ہماری روٹی اس مسجد میں لے آنا۔ جب ہم روٹی لے کر مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں۔ میں نے منہ پھیر لیا۔ پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں۔ بعد فراغت کھانا کھایا، باتیں کرنے لگے۔ جب آدھی رات گئی تو فرمایا کہ شہر کے دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں، جاؤ ہمارا لنگوٹ دھلوا لاؤ"۔ میں نے کہا کہ "حضرت! آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر، بھلا اس وقت کون کپڑے دھوتا ہوگا"۔ فرمایا کہ "ذرا تم لے تو جاؤ"۔ میں چلا اور شہر کے دروازے سے باہر نکلا تو دیکھتا کیا ہوں کہ دو گھڑی دن چڑھا ہے اور دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں۔ جب دروازہ کے اندر آتا ہوں تو نصف شب معلوم ہوتی ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو وہی دو گھڑی دن چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ غرض دھوبیوں کے پاس پہنچے۔ ایک دھوبی نے کہا کہ لاؤ میاں صاحب کا لنگوٹ میں دھو دوں"۔ اس نے دھویا، صاف کیا، دھوپ میں سوکھا کر حوالہ کیا۔ میاں صاحب کی خدمت میں لے آیا۔ مجھ کو ان باتوں کا نہایت تعجب تھا۔ فرمایا

کہ "تعجب نہ کرو، یہ بھان متی کا سانگ ہے اور ایسی شعبدہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن فقیری کچھ اور ہی چیز ہے، ان باتوں کا خیال مت کرو۔ صبح کے وقت ہم دہلی کو روانہ ہوئے اور وہ فقیر صاحب غائب ہو گئے۔ جب ہم دہلی میں پہنچے تو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص خضرِ وقت یا ابوالوقت تھا۔"

ایسا شخص اپنے برزخ میں تصرف کرنے والا ہوتا ہے، مختار من اللہ ہوتا ہے اور کسی صاحبِ استعداد و صاحبِ حال کو اپنے برزخ کا سیر بھی کرا سکتا ہے، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

عالم برزخ سے عالم تو ابن الوقت بھی ہوا کرتا ہے لیکن اس کو یہ قدرت نہیں ہوتی کہ جب چاہے حالت طاری کر لے۔ عوام تو اس عالم برزخ سے (جس کی خواب کے سوا کچھ واقفیت نہیں رکھتے ہیں) جاہل ہیں۔ اور خاص اس سے علم اور اس کی تعبیر سے واقفیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور خاص الخاص کا حال اس عالم برزخ کے مطابق ہوتا ہے۔ بزرگان دین سے گفت و شنید کرتے ہیں، روحانی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ استمداد فی الدنیا والآخرہ کا مفاد ان کے لیے تو زندہ اور موتی سے برابر ہوتا ہے۔ حضرت غوث علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست عبدالصمد خاں نے مجھ سے اپنے دو واقعات بیان کیے۔ جن میں سے ایک اسی برزخ کے حال کے مطابق ہے لہٰذا ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

یہ کہ میں ایک مولوی صاحب سے پڑھا کرتا تھا۔ قضارا ان کا انتقال ہو گیا۔ سخت رنج و الم ہوا کہ ایسے استاد شفیق اب کہاں ملیں گے۔ جب ان کو غسل دیا، کفن پہنایا تو میں خوشبو لینے ان کے حجرہ میں آیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ مولوی صاحب اندر موجود ہیں۔ میں نے متعجب ہو کر